پہلا قول: نئے سرے سے وضوء کرے۔اس کے قائل ابراہیم نخعیؒ، اوزاعیؒ اور احمد بن حنبلؒ وغیرہ ہیں۔

دوسرا قول: صرف پیر دھولے۔اس کے قائل امام ابوحنیفہؒ، مزنیؒ، عطاء بن ابی رباحؒ اور ثوریؒ وغیرہ ہیں۔

تیسرا قول: اس کا وضو برقرار رہے گا، کیونکہ انتہائے مدت کا ناقض وضو ہونا ثابت نہیں۔اس کے قائل حسن بصریؒ، ابن المنذرؒ، نوویؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، ابن حزمؒ، شیخ البانی اور شیخ عثیمین رحمهم الله ہیں۔شعرانیؒ نے امام مالکؒ سے بھی نقل کیا ہے۔

(المجموع ۱/۵۵۷، المحلی ۲/۹۴، تمام النصح فی احکام المسح ص ۹۸، فتاوی ارکان الاسلام ۲۳۷ فتوی :۱۵۳)

راجح قول تیسرا ہے۔ کیونکہ یہ شخص بے وضوء نہیں ہوا۔ مدت پوری ہونے پر وضوء ٹوٹنے پر کوئی شرعی نص ثابت نہیں۔ نیز وضو کا برقرار رہنا براءت اصلیہ ہے۔(عثیمین:فتاوی ارکان الاسلام فتوی نمبر:۱۵۳)

اوپر تلے موزوں پر مسح کرکے اتارنے کا حکم:

اگر کسی نے دو جرابیں پہن رکھی ہوں۔ وہ اوپر والے پر مسح کرے پھر اسے اتار کر اگلے وضو میں نچلے پر مسح کرے تو کیا مسح صحیح ہوسکتا ہے؟ صورت ہذا میں اہل علم کے دو آراء ہیں:

پہلی رائے: جس موزے پر پہلے مسح کیا ہے، مسح اسی کے ساتھ وابستہ ہوجاتا ہے، دوسرے کی طرف مسح منتقل نہیں ہوسکتا۔

دوسری رائے: دہرا جراب پہننے یا ایک کے اتارنے کی صورت میں مسح کا شرعی حکم ایک سے دوسری کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔شرط یہ ہے کہ مسح کی مدت باقی ہو۔لیکن مدت سب سے پہلے مسح کی ہوئی جراب سے شمار ہوگی۔

شیخ ابن عثیمینؒ کی ترجیح اسی دوسرے قول کی طرف ہے۔ والله اعلم (فتاوی ارکان الاسلام فتوی:۱۵۱)

❁❁❁❁❁

''آج'' اور ''کل'' میں فرق

☆ کل لوگ تھوڑا سا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرتے تھے، آج اچھا خاصا کھا کر بھی کہتے ہیں: مزہ نہیں آیا۔

☆ کل انسان کی سیرت دیکھی جاتی تھی، آج صورت و دولت دیکھی جاتی ہے۔

☆ کل بہو اپنے سسر اور ساس کی اطاعت کرتی تھی، آج بیوی کی اطاعت شوہر اور اس کے والدین کرتے ہیں۔

☆ کل انسان شیطان کے کاموں سے توبہ کرتے تھے، آج شیطان انسان کے کاموں پر تعجب کرتے ہیں۔

☆ کل عورتیں گھروں کی زینت بنتی تھیں، آج بازاروں اور محفلوں کی زینت بنتی ہیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر:38 میں)

آداب قرآن

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

آسیہ صدیقی

﴿لو أنزلنا هذا القرآن علی جبل لرأيته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون ۞﴾(الحشر: ٥٩) ''اگر ہم اس قرآن مجید کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ دیکھتے، کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔''

قارئین کرام! قرآن ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے، اسے پڑھا جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

قرآن مجید ایک عظیم ترین دولت ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ مسلمانوں کے گھروں میں ایک ایسی کتاب ہے جسے ہم عمدہ غلاف میں لپیٹ کر اونچی جگہ رکھتے ہیں کہ اس کی بے ادبی نہ ہو، کبھی کبھی گھر کا بزرگ باوضوء ہو کر اسے کھول کر اہتمام سے پڑھ لیتا ہے۔ بعض توفیق والے مسلمان گھرانوں میں گھر کے تمام افراد باقاعدگی سے فجر کے وقت اسے پڑھتے ہیں اور بچوں کو بھی تعلیم دینے کا اہتمام کرتے ہیں۔ لیکن آج کل اکثر گھروں میں اس کتاب کو پڑھنے کا کوئی اہتمام نظر نہیں آتا۔

ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہمیں قرآن مجید پر کامل یقین ہے، لیکن ہمارا طرز عمل اس کے خلاف ہے۔ نہ ہم باقاعدگی سے اس کی تلاوت کرتے ہیں اور نہ اس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہم زبان سے اقرار تو کرتے ہیں، لیکن یقین کی دولتِ گرانمایہ سے محروم ہیں۔ الا ماشاء اللہ

قرآن کریم کے ساتھ ہمارا سلوک درج ذیل معیار پر ہونا چاہیے:

ا۔ قرآن مجید کی عزت واحترام کرنا:

امت اسلامیہ پر لازم ہے کہ قرآن پاک کا تہ دل سے ادب واحترام بجالائیں، عزت وتکریم سے رکھیں، ناپاک ہاتھ نہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿**انه لقران كريم ۞ في كتاب مكنون ۞ لا يمسه الا المطهرون ۞**﴾ (الواقعة: ٧٧۔٧٩) ''یہ بڑے رتبے والا قرآن ہے، کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے، اس کو وہی ہاتھ لگائے جو پاک ہوں۔''

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿**في صحف مكرمة ۞ مرفوعة مطهرة ۞ بأيدي سفرة ۞ كرام بررة ۞**﴾ (عبس: ١٣۔١٦) ''قابل ادب اوراق میں (لکھا ہوا) ہے، جو بلند مقام پر رکھے ہوئے ہیں اور پاک ہیں، ایسے لکھنے والوں

کے ہاتھوں میں جو با عزت اور نیکو کار ہیں۔''

ناپاکی کی حالت میں جبکہ انسان پر غسل واجب ہو قرآن کو نہ صرف ہاتھ لگانا، بلکہ زبانی تلاوت کرنا بھی جائز نہیں۔ یہ حکم مرد وعورت دونوں کے لیے ہے☆

۲۔قرآن کی تلاوت ادب واحترام سے کی جائے:

ہم مسلمان قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔ کیونکہ کلام اللہ کا پڑھنا پڑھانا،سننا سنانا باعث اجر وثواب ہے۔ یہ شرف واعزاز صرف اور صرف اس کتاب پاک کو حاصل ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف اوراق کے سفینوں میں ہی نہیں،حفاظ کے سینوں کے اندر بھی محفوظ ہے۔

لہذا اللہ کی آخری نازل کردہ کتاب کو نہ پڑھنا بڑی ناقدری کی بات ہے۔کلام الٰہی کے اصل قدردانوں کی کیفیت قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی گئی ہے: ﴿الذین اٰتینٰھم الکتٰب یتلونہ حق تلاوتہ اولئک یؤمنون بہ ومن یکفر بہ فأولئک ھم الخسرون ۞﴾(البقرۃ: ۱۲۱) ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو جیسے پڑھنا چاہیے تھا اسی طرح پڑھتے ہیں،وہی قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو لوگ کتاب الٰہی کا انکار کریں وہ نقصان اٹھائیں گے۔''

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:''قرآن کا حق تلاوت یہی ہے کہ انسان اسے غور سے پڑھے اور پھر اس کی ہدایت پر عمل کرے۔ چنانچہ علماء نے اس آیت کے معنی یہ کیے ہیں:''اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور غلط تاویلات سے کام نہیں لیتے۔''

ارشادنبوی ہے:(**اقرء وا القرآن فانہ یأتی یوم القیٰمۃ شفیعا لأصحابہ**)(مسلم،صلاۃ المسافرین وقصرھا،باب فضل القرآن وسورۃ البقرۃ) ''قرآن پڑھا کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کے لیے شفیع (سفارشی) بن کر آئے گا۔''

قرآن مجید دنیا میں پڑھی جانے والی تمام کتابوں میں سرفہرست ہے،خواہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے یا سمجھے بغیر محض ثواب کی

☆ جمہور علمائے امتؒ کے نزدیک قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کے لیے وضو بھی شرط ہے۔(**لا یمس القرآن الا طاھر**)[موطأ طھارۃ،باب الأمر بالوضوء لمن مس القرآن، الدارمی الطلاق ،باب۳ لاطلاق قبل النکاح، مصنف عبدالرزاق ۱/۳۴۲] طہارت کی کم از کم صورت وضوء ہے۔ [تحفۃ الاحوذی] امام بخاریؒ سمیت بعض فقہاء کرامؒ نے وضو کی شرط میں نرمی برتی ہے۔البتہ بغیر وضو کے زبانی تلاوت کرنا بالاتفاق جائز ہے۔خلاصہ یہ کہ چھونے کی نسبت زبانی پڑھنے میں رعایت ہے۔

بعض علماءؒ نے نسوانی مخصوص ایام میں بھی تلاوت کرنے کو جائز باور کیا ہے، کیونکہ منع والی روایتوں کی سند میں کمزوری ہے۔اس مسئلے میں احتیاط اور تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ ان ایام میں صرف تلاوت کے سننے پر اکتفا کیا جائے۔واللہ أعلم (عبدالوہاب خان)

خاطر۔قرآن پاک کو اگر بغیر سمجھے بھی پڑھا جائے تب بھی نیکیوں سے خالی نہیں ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:(الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق فله أجران)(متفق علیه) ''جو شخص قرآن کریم کی تلاوت پوری مہارت سے کرتا ہو،اس کا حشر پیغام رساں،معزز ونیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن مجید کو اٹک اٹک کر دشواری سے پڑھتا ہے،اس کو اللہ تعالیٰ دوگنا اجر عطا فرمائے گا۔''

۳۔قرآن مجید کو کامل خاموشی سے سننا:

جب قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو مکمل سکوت اور خاموشی سے سننا لازم ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ واذا قرئ القران فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون ۞ ﴾(الأعراف:٢٠٤) ''اور جب قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو تو اس کو سنو اور خاموشی اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''اس کے برعکس قرآن مجید میں کفار کا رویہ یوں بیان ہوا ہے:﴿ وقال الذين كفروا لا تسمعوا لهذا القران والغوا فيه لعلكم تغلبون ۞ فلنذيقن الذين كفروا عذابا شديدا و لنجزينهم أسوأ الذي كانوا يعملون ۞ ﴾(السجدة:٢٦-٢٧) ''اور کافر لوگ کہتے ہیں اس قرآن کو سنو ہی نہیں اس کی تلاوت کے وقت شور مچایا کرو شاید تم غالب آسکیں،سو ہم کافروں کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور ان کے برے اعمال کا ضرور بدلہ دیں گے۔''

۴۔ قرآن پاک کو خود پڑھ کر دوسروں تک پہنچایا جائے:

قرآن مجید کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کو پڑھ کر،سمجھ کر اس پر عمل کرنے پر اکتفا نہ کرے،بلکہ اس کو دوسروں تک پہنچایا جائے۔یہ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اس پیغام ابدی کو دوسرے تمام لوگوں تک پہنچایا جائے۔قرآن مجید کتاب ہدایت ہے،نسخہ شفا ہے،اس پر عمل کرنا مقصودِ حیات ہے۔لیکن یہ سب کچھ علم کے بغیر ممکن نہیں۔نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے(خيركم من تعلم القرآن وعلمه) ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:﴿ قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون ۞ ﴾ (الزمر:٩)
''اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے: کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟!''

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ کے دین کی اس عظیم ذمہ داری کو لوگوں تک پہنچائے۔کیونکہ انبیاء کرام کا سلسلہ اور صحابہ کرام ﷺ واسلاف امت اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔اب پوری نوع انسانی تک اللہ کے کلام کو پہنچانے کی ذمہ داری معاصر امتِ مسلمہ کے کندھوں پر ہے۔